

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بہر اور گونگا بچ شرعاً نماز وغیرہ عبادت کا مکلف ہے یا اسے معذور سمجھا جائے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

گونگا بہر، بچ جب بالغ ہو جائے تو وہ نماز اور دیگر عبادت کا مکلف ہوگا۔ اسے ضروری باتیں لکھ کر یا اشارہ سے سمجھائی جائیں۔ احکام شرعیہ کے وجوب کے دلائل کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہیں۔ بالغ وہ ہے جو پورے پندرہ سال کا ہو جائے یا اسے احتلام ہو یا اس کی شرمگاہ کے ارد گرد کھردر سے بال آگ آئیں اور عورت کے حوالہ سے ایک چوتھی زاہد علامت یہ ہے کہ اسے حیض آنا شروع ہو جائے۔ گونگے بہر سے بچے کی ولی پر لازم ہے کہ وہ اس کی طرف سے زکوٰۃ وغیرہ مالی حقوق ادا کرے اور دین و شریعت کی جو باتیں اس سے مخفی ہوں، ممکن طریقہ سے اسے سمجھائے تاکہ وہ سمجھ جائے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے کیا واجب قرار دیا ہے اور کیا حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ... ۱۶... سورة التائبین

”سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو۔“

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

(اذا امر بحی، فاقوم ما استطعت) (صحیح البخاری، الاحصام بالکتاب والسنۃ، اب الاقراء سنن رسول اللہ ﷺ، ج: 7288 و صحیح مسلم، الحج، باب فرض الحج مرۃ فی العمرۃ۔: 1337)

”میں جب تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدور بھر اسے بجالاؤ۔“

ہر وہ مکلف جو سن نہیں سکتا یا گونگے اور بہرے بن دونوں میں مبتلا ہے، تو اسے بھی ادائے واجبات اور ترک محرمات کے سلسلہ میں مقدور بھر کوشش کر کے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور اسے بھی مقدور بھر کوشش کر کے مشاہدہ یا کتاب یا اشارہ کے ذریعہ دین کو سمجھنا چاہیے تاکہ مطلوب حاصل ہو جائے۔ واللہ ولی التوفیق۔

حدا ما حمذی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

ج 4 ص 512

محدث فتویٰ